لجنہ تعلیم لیسن پلان

مہینہ : نومبر ۲۰۱۶

سبق کے مقاصد :

۔سلیبس میں بیان کردہ ملفوظات کے حصوں کو سمجھنا

۔ممبرات کے ساتھ حصہ تاریخِ اسلام سے جہاد کی وجوہات اور ضرورت پر تبصرہ کریں۔

وقت	مشق و تاثرات	ذرائع
۲۰ منٹ	ملفوظات:۔	سلیبس صفحہ ۲۲۔۲۳

ا۔وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعلِ تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے ہاں۔خدا نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور اس نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس کے حصول کی راہ بتاؤں۔اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص اسے یقیناً یقیناً حاصل کریگا اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے وہ ملتا ہے وہ ایک ہی ہے۔جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔درحقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقف ہے۔فلاسفر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے

کہ کوئی صانع ہونا چاہیے پر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربوں کی بنا پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔

۔خدا کبھی معطل نہیں ہوگا ہمیشہ خالق، ہمیشہ رازق، ہمیشہ رب، ہمیشہ رحمان ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا میرے نزدیک ایسے عظیم الشان جبوت والے کی نسبت بحث کرنا گناہ میں داخل ہے خدا نے کوئی چیز منوانی نہیں چاہی جس کا نمونہ یہاں نہیں دیا۔

۔قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کے اسماء مفعول کے لفظ میں نہیں جیسے قدوس تو ہے مگر معصوم نہیں لکھا کیونکہ پھر بچانے والا کون ہوگا۔

۳۰ منٹ　　تاریخِ اسلام:　　کتاب: سیرت خاتم النبین ﷺ

۔وجوہاتِ جنگ:

آنحضرت ﷺ کی ہجرت نے قریش کی عداوت پر تیل کا کام دیا اور وہ زیادہ جوش وخروش کے ساتھ اسلام کو مٹانے کے لیے کھڑے ہوگئے۔ان غریب اور کمزور مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے کے علاوہ جو مکہ میں رہ گئے تھے سب سے پہلا کام جو قریش نے کیا وہ یہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کی ہجرت کے بعد آپ ﷺ کے تعقب میں نکل کھڑے ہوئے۔رؤسائے قریش نے مدینہ کے رئیس اعظم عبداللہ بن ابی سلول اور آپ کے ساتھیوں کے نام ایک خطرناک تہدیدی خط بھی ارسال کیا۔اس نازک وقت میں جس سے زیادہ نازک وقت اسلام

پر کبھی نہیں آیا آنحضرت ﷺ پر خدا کی وحی نازل ہوئی کہ اب تمہیں بھی ان کفار کے مقابلہ پر تلوار استعمال کرنی چاہیے جو تمہارے خلاف تلوار لے کر سراسر ظلم وتعدی سے میدان میں نکلے ہیں اور جہاد بالسیف کا علان ہوگیا۔اس جہاد کی غرض وغایت کے متعلق کسی بھی قسم کے شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑتا کیونکہ ایسے میں ایسا شخص ہی جہاد کے لیے نکل سکتا ہے جو دو میں سے کسی ایک بات کا ارادہ کر چکا ہو کہ اب میں نے مرنا تو ہے ہی تو کیوں نہ مردوں کی طرح میدان میں جان دوں اور یا یہ کہ اب مرنے سے بچنے کا کوئی طریقہ ہوسکتا ہے تو یہ کہ تلوار لے کر میدان میں نکل جاؤ اور پھر ''ہر چہ بادا باد''۔مسلمانوں کی ابتدائی لڑائیاں اسی آخرالذکر عزم کے ماتحت تھیں۔

۔جہاد کے متعلق پہلی قرآنی آیت:

مورخین لکھتے ہیں کہ جہاد بالسیف کے متعلق سب سے پہلی قرآنی آیت آنحضرت ﷺ پر ۱۲صفر ۲ ہجری مطابق ۱۵ اگست ۶۲۳ کو نازل ہوئی جبکہ آپ ؐ کو مدینہ ہجرت کیے ہوئے قریباً ایک سال کا عرصہ گزرا تھا۔وہ آیت سورۃ حج ۴۰۔۱۴ ہے۔اس آیت سے چار باتیں ثابت ہوتی ہیں۔اول کہ اس جنگ میں ابتداء کفار کی طرف سے تھی۔دوسرے یہ کہ کفار مسلمانوں پر شدید ظلم کرتے تھے اور یہی ظلم جنگ کا باعث تھے۔تیسرے یہ کہ کفار کی غرض یہ تھی کہ اسلام کو تلوار کے ذریعے سے نیست ونابود کردیں۔چوتھے مسلمانوں کی اس جنگ کی غرض خود حفاظتی اور دفاع تھی۔

۔قرآن سب سے زیادہ صحیح تاریخی شہادت ہے:

اس جہت سے جو مرتبہ قرآن کریم کو حاصل ہے وہ کسی اور کتاب کو حاصل نہیں۔قرآن نہ صرف آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہی ضبط تحریر میں آ گیا تھا بلکہ بہت سے حفاظ نے اس کو اپنے ذہن میں لفظ بالفظ محفوظ بھی کر لیا تھا اور اس کے بعد وہ آج تک ہر قسم کی تحریف سے پاک رہا ہے۔

۔جہاد کے متعلق بعض دوسری قرآنی آیات:

۔''اے مسلمانوں لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں مگر دیکھنا زیادتی مت کرنا کیونکہ زیادتی کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا''سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۱

۔''اور اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں تو اے نبی تمہیں چاہیے کہ تم بھی صلح کی طرف جھک جاؤ اور اللہ پر توکل کرو۔بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔''سورۃ انفال:۶۲

۔جہاد بالسیف کے متعلق بعض اصولی روایات:

''ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص ہے کہ اس کی اصل نیت تو جہاد فی سبیل اللہ کی ہے لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی خیال آ جاتا ہے کہ

جنگ میں کچھ مال ومتاع بھی مل رہے گا تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے لیے ہرگز کوئی ثواب نہیں ہے۔ اس شخص نے حیران ہو کر تین دفعہ اپنا سوال دہرایا مگر آپؐ نے ہر دفعہ یہی جواب دیا کہ اس کے لیے ہرگز کوئی ثواب نہیں ہے۔‘‘

افسوس صد افسوس۔ان شہادتوں کے ہوتے ہوئے بھی بعض لوگ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ پر یہ الزام لگاتے ہوئے خدا کا خوف نہیں کرتے کہ ان لڑائیوں میں ان کی غرض لوٹ مار اور دنیا کمانا تھی۔